منگل 2 فروری 2016ء

خطبہ نمبر 5

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 2 فروری 2016ء 22 ربیع الثانی 1437 ہجری 2 تبلیغ 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 28

اولاد کا اکرام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد والاحسان ......حدیث نمبر :3671)

حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات اور روحانی ترقی اور تربیتی امور کیلئے نصائح

ماں باپ دونوں مل کر بچوں کی تربیت پر زور دیں، ان سے دوستی رکھیں تو تربیتی مسائل حل ہوسکتے ہیں

دین کی باتوں کو غور سے سننا، انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرنا اور ان پر عمل کرنا ہر احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 جنوری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے اور دعا کے ذریعے سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ انسان بعض مشکلات پڑنے پر بالکل عاجز رہ جاتا ہے اس وقت دعا کے ذریعے سے مشکلات حل ہوسکتے ہیں۔ رفقاء حضرت مسیح موعود کو دعاؤں پر ایسا یقین اور ایمان تھا کہ غیروں پر بھی ان کی دھاک تھی۔ غیر بھی سمجھتے تھے کہ ان احمدیوں کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ حضور انور نے حضرت منشی اروڑے خاں صاحب کی دعا کی قبولیت کا واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنی بزرگی اور دعاؤں کا اثر غیروں پر بھی ڈالا ہوا تھا۔ اور یہی چیز ہے جسے ہمیں آج بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا چاہئے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات اور کچھ ایسے امور بیان فرمائے جو ہماری روحانیت میں ترقی اور تربیت کیلئے بہت ضروری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دنیا میں لوگوں کی طبیعتوں اور احساسات میں جس قدر فرق ہے، یہی قانون روحانی دنیا میں بھی چلتا ہے۔ کسی پر نماز کا زیادہ اثر ہوتا ہے، کسی پر کم اثر ہوتا ہے۔ پس جماعت میں ایسے افراد کی اکثریت ہونی چاہئے کہ جن کی حسّیں ایسی ہوں جو روحانی اثرات کو زیادہ سے زیادہ قبول کرنے والی ہوں اور پھر دنیا کو بتانے والی ہوں کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے۔ اور حقیقی عبادت کیا چیز ہے اور اس کے لئے کس قسم کی حس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں مختلف ممالک سے بعض سعید فطرت لوگوں کی حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی خواہش اور پھر آپ کی بیعت میں آ کر ایمان اور اخلاص میں بڑھنے کے واقعات بیان فرمائے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کی ترقی یورپین ملکوں کی نسبت امریکہ میں سب سے زیادہ ہو رہی ہے، بعض یورپین ممالک میں بھی احمدیت پھیل رہی ہے مگر امریکہ میں ترقی کے زیادہ آثار پائے جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ امریکہ کی جماعت ایسے نیک فطرت لوگوں کی تلاش کر کے دین حق کے جھنڈے تلے انہیں لانے کی کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود کے بچوں کے ساتھ تعلقات اور ان کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھنے کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پہلے تو جب وہ بہت چھوٹا بچہ ہوتا ہے تو کہانیوں کے ذریعے اس کی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود ہمیں انبیاء علیہم السلام کے سچے واقعات اور قصے سنایا کرتے تھے۔ پس بچپن میں تعلیم کا بہترین ذریعہ کہانیاں ہیں۔ پھر جب وہ بچہ ذرا بڑا ہو جائے تو اس کیلئے تعلیم وتربیت کی بہترین چیزیں کھیلیں ہیں۔ فرمایا پس باپوں کو بھی بچوں کو وقت دینا چاہئے۔ اگر ماں باپ دونوں مل کر بچوں کی تربیت پر زور دیں اور ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں تو یقیناً بہت سے تربیت کے مسائل حل ہو جائیں۔ فرمایا کہ بچوں کی دوستیاں بھی ایسی ہونی چاہئیں جو بربادی کا موجب نہ ہوں۔ اصل دوستی یہ ہے کہ دوست کے فائدے کے لئے اس کے خلاف بھی چلنا پڑے تو چلو۔ اگر ایسا نہیں تو اسے تباہ کرتے ہو۔ معاشرے کے امن وسکون کے لئے اس بات کا بھی ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور بلاوجہ زبانوں کے تیر نہ چلائیں جن کے زخم پھر ہمیشہ ہرے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد اپنے ایمان کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ایمان کو ضائع کر دیتی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ ایمان محنت سے آتا ہے اور جاتا ایک فقرے سے ہے۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود کسی بزرگ کا مقولہ سنایا کرتے تھے کہ دست در کار و دل با یار۔ فرمایا اصل ذکر وہی ہے جو ان گنت ہو مگر ایک معین وقت مقرر کرنے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ پس معین رنگ میں بھی ذکر الٰہی کیا جائے اور غیر معین طور پر بھی اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دین کی باتوں کو غور سے سننا، انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرنا اور پھر ان پر عمل کرنا یہ ایک احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ عورتوں کے حوالے سے فرمایا کہ عورتوں میں بھی اس قسم کی غفلت پائی جاتی ہے کہ بعض دفعہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی وہ بہت ابتدائی تعلیم کی محتاج ہیں، اعلیٰ درجہ کی روحانی باتیں سننے کی ان میں استعداد ہی نہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی بعض مردوں کا بھی حال ہے۔ پھر نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو پڑھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا بھی احمدیوں کے اہم ترین فرائض میں سے ہے اور عمل کرنے کی نیت سے تم ان امور کی طرف توجہ کرو۔ اللہ تعالیٰ جہاں ہمارے اندر قوت عملیہ پیدا کرے وہاں ہم ایسی تسبیح وتحمید کرنے والے ہوں جو ہماری روح کو بلندیوں پر لے جائے اور ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب مل جائے۔ آمین

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

’’میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔‘‘

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔

’’یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔‘‘

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

باقی صفحہ 8 پر

درخواست دعا

روزنامہ الفضل کے نائب ایڈیٹر مکرم فخر الحق شمس صاحب کو 29 جنوری 2016ء کو بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے برین ہیمبرج ہوا تھا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ان کا آپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔ ڈاکٹرز نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آئندہ کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ روایات کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کے زمانے کے جلسوں کا اور اللہ تعالیٰ کے بعض الہامات کا تذکرہ جو اُن دنوں میں پورے ہوئے اور آج بھی ہو رہے ہیں اور بعض آئندہ زمانوں میں پورے ہونے والے تھے

ربوہ کے رہنے والے بھی ان دنوں بے چین ہوں گے تو انہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ وہاں بھی حالات بدلیں گے اور رونقیں بھی قائم ہوں گی لیکن ربوہ کے رہنے والوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ پاکستان میں رہنے والوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہوگی

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا یہ نظارہ ہے کہ مختلف قوموں کے ہزاروں لوگ قادیان میں جمع ہیں اور ان کے کھانے بھی پک رہے ہیں اور ان کے مزاج کے مطابق مہمان نوازی بھی ہو رہی ہے اور باقی دنیا کے جلسوں میں بھی اسی طرح ہو رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی تائید کا ایک عظیم الشان نشان ہے اور جن جماعتوں کے ساتھ اس کی نصرت ہوتی ہے وہ اس طرح بڑھتی چلی جاتی ہیں

قرغیزستان کی سرزمین میں احمدیت کی راہ میں اپنا خون پیش کرنے والے پہلے فرد مکرم یونس عبدل جلیلوف صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 دسمبر 2015ء بمطابق 25 فتح 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

یہ دن قادیان میں جلسہ سالانہ کے دن ہیں۔ کل سے قادیان کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح آج آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو چکا ہوگا اور امریکہ کے ویسٹ کوسٹ کا جلسہ بھی شروع ہونے والا ہے۔ وقت کا فرق ہے اس لئے کچھ دیر بعد شاید شروع ہو۔ اور شاید بعض اور ملکوں میں بھی ان دنوں میں جلسے ہو رہے ہوں گے یا ہونے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جلسوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اشرار کی شرارتوں اور ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کی خاص طور پر اس لحاظ سے بھی اہمیت ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود کی بستی میں ہو رہا ہے اور یہیں آپ نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر جلسے شروع کروائے تھے۔

حضرت مصلح موعود نے اپنے مختلف خطابات اور خطبات میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے ہمیں اس زمانے سے بھی آگاہی دی ہے جو حضرت مسیح موعود کا زمانہ تھا اور جماعت کی ابتدا تھی۔ حضرت مصلح موعود نے جہاں حضرت مسیح موعود کے جلسوں کا نقشہ کھینچا ہے کہ شروع کے جلسے کیسے ہوتے تھے وہاں بعض الہامات کا بھی ذکر فرمایا کہ کس طرح بعض الہامات کو اللہ تعالیٰ نے ان دنوں میں پورا ہوتا دکھایا اور دکھا رہا ہے۔ بعض الہامات آئندہ زمانوں کے متعلق ہوں گے یا ایک دفعہ پورے ہو چکے اور دوبارہ بھی پورے ہوں گے۔ اِس وقت میں اِس حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بعض حوالے پیش کرتا ہوں۔

ابتدائی جلسوں میں سے ایک کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود اپنے بچپن کا تاثر اور جماعت کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ 1936ء کی بات ہے جب آپ فرما رہے ہیں کہ قریباً چالیس سال پہلے اس جگہ پر جہاں اب مدرسہ احمدیہ کے لڑکے پڑھتے ہیں (قادیان میں جو جگہ ہے) ایک ٹوٹی پھوٹی فصیل ہوا کرتی تھی۔ ایک فصیل تھی جس نے پورے قادیان کی آبادی کو گھیرا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد کے زمانے میں قادیان کی حفاظت کے لئے وہ کچی فصیل بنی ہوئی تھی۔ وہ خاصی چوڑی تھی اور ایک گڈّا اس پر چل سکتا تھا (یعنی بیل گاڑی)۔ پھر انگریزی حکومت نے جب اسے تڑوا کر نیلام کر دیا تو اس کا کچھ ٹکڑا حضرت مسیح موعود نے مہمان خانہ بنانے کی نیت سے لے لیا۔ وہ ایک زمین لمبی سی چلی جاتی تھی۔ ایک لمبا ٹکڑا پلاٹ تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت 93ء تھا یا 94ء یا 95ء قریباً اسی قسم کا زمانہ تھا۔ یہی دسمبر کے دن تھے۔ یہی موسم تھا، یہی مہینہ تھا کچھ لوگ جو ابھی احمدی نہیں کہلاتے تھے کیونکہ ابھی احمدی نام سے جماعت یاد نہیں کی جاتی تھی۔ (احمدی نام جو ہے یہ 1901ء میں رکھا گیا۔ اس سے پہلے احمدی کی باقاعدہ ایک نشانی نہیں تھی۔ احمدی کہلاتے تو نہیں تھے مگر یہی مقاصد اور یہی مدعا لے کر وہ قادیان میں جمع ہوئے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نہیں کہہ سکتا آیا وہ ساری کارروائی اسی جگہ ہوئی یا کارروائی کا بعض حصہ اس جگہ ہوا (جہاں ذکر فرما رہے ہیں) اور بعض (بیت) میں ہوا کیونکہ میری (حضرت مصلح موعود کی) عمر اس وقت سات آٹھ سال کی ہوگی۔ اس لئے میں زیادہ تفصیلی طور پر اس بات کو یاد نہیں رکھ سکا۔ میں اس وقت اس اجتماع کی اہمیت کو نہیں سمجھتا تھا۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ میں وہاں جمع ہونے والے لوگوں کے اردگرد دوڑتا اور کھیلتا پھرتا تھا۔ میرے لئے اس زمانے کے لحاظ سے یہ اچنبے کی بات تھی کہ کچھ لوگ جمع ہیں۔ اس فصیل پر ایک دری بچھی ہوئی تھی جس پر حضرت مسیح موعود بیٹھے ہوئے تھے اور اردگرد دوست تھے جو جلسہ سالانہ کے اجتماع کے نام سے جمع تھے۔ (کہتے ہیں) ممکن ہے میرا حافظہ غلطی کرتا ہو اور دری ایک نہ ہو، دو ہوں لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ایک ہی دری تھی۔ اس ایک دری پر کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ ڈیڑھ سو ہوں گے یا دو سو اور بچے ملا کر ان کی فہرست اڑھائی سو کی تعداد میں حضرت مسیح موعود نے شائع بھی کی تھی۔ کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ایک دری تھی یا دو دریاں۔ بہرحال ان کے لئے اتنی ہی جگہ تھی جتنی اس جلسہ گاہ (جس پہ یہ ذکر فرما رہے ہیں اس) کے سٹیج کی جگہ ہے۔ (بلکہ آجکل ہمارے جلسوں کے سٹیج تو اور بھی بڑے ہوتے ہیں۔) کہتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کیوں؟ مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ دری تین جگہ بدلی گئی۔ (ایک جگہ سے اٹھائی، پھر دوسری جگہ سے، اور پھر تیسری جگہ سے۔) پہلے ایک جگہ بچھائی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے اٹھا کر اسے کچھ دُور بچھایا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں سے تبدیل کر کے ایک اور جگہ بچھایا گیا۔ اور پھر تیسری جگہ اس جگہ سے بھی اٹھا کر کچھ اور دور وہ بچھائی گئی۔ کہتے ہیں کہ اپنے بچپن کی عمر کے لحاظ سے مَیں نہیں سکتا کہ آیا ان جمع ہونے والوں کو لوگ روکتے تھے اور کہتے تھے کہ تمہارا حق نہیں کہ اس جگہ دری بچھاؤ یا کوئی اور وجہ تھی۔ بہرحال مجھے یاد ہے کہ دو تین دفعہ اس دری کی جگہ بدلی گئی۔"

آج جو لوگ قادیان میں اس وقت جلسے کی غرض سے گئے ہوئے ہیں وہ شاید اس وقت کی حالت کا اندازہ نہ کر سکتے ہوں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک وسیع جلسہ گاہ میسر ہے جس کو پکی چاردیواری

سے گھیرا گیا ہے اوراس میں بھی کوشش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا ہوں۔1936ء میں جب حضرت مصلح موعود یہ فرمارہے ہیں اس کے بعد پارٹیشن تک مزید وسیع انتظام ہوتے گئے۔قادیان پر بعد میں پارٹیشن کے وقت ایسا دور بھی آیا جب صرف دارالمسیح اور اردگرد کے چند گھروں تک احمدی محدود ہوگئے بلکہ چندسو کے سوا سب کو ہجرت کرنی پڑی اور یہ جو چند ایک احمدی تھے وہ بھی بڑے کمزور تھے۔لیکن آج پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں وسعت پیدا ہورہی ہے اور وہاں جانے والے جو پہلی دفعہ گئے ہوں گے، نئی نسلیں ہیں، نوجوان ہیں یا باہر سے آئے ہوئے لوگ ہیں، اب صرف اس وسعت کو دیکھ رہے ہوں گے۔لیکن تاریخ کے دریچے میں سے جھانک کر ہم دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش نظر آتی ہے۔آج ربوہ کے رہنے والے بھی ان دنوں بے چین ہوں گے تو انہیں بھی یادرکھنا چاہئے کہ حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔(-) وہاں بھی حالات بدلیں گے اور رونقیں بھی قائم ہوں گی لیکن ربوہ کے رہنے والوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔پاکستان میں رہنے والوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (آل عمران:140) اور کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو۔یقیناً تم ہی غالب آنے والے ہو جبکہ تم مومن ہو۔شرط یہ لگائی جبکہ تم مومن ہو۔پس ایمان میں زیادتی اور دعاؤں پر زور سے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرکے حالات بدلتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو وہاں جمع تھے (جن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھایا جاتا تھا) اس نیت اور اس ارادے سے کہ (دین) دنیا میں نہایت ہی کمزور حالت میں کردیا گیا ہے اور وہ ایک ہی نور جس کے بغیر دنیا میں روشنی نہیں ہوسکتی اسے بجھانے کے لئے لوگ اپنا پورا زور لگا رہے ہیں۔اسے وہ ظلمت اور تاریکی کے فرزند مٹا دینا چاہتے ہیں۔کہتے ہیں اس ایک ارب اور پچیس تیس کروڑ آدمیوں کی دنیا میں (اُس زمانے میں جو آبادی تھی) دو اڑھائی سو بالغ آدمی جن میں سے اکثر کے لباس غریبانہ تھے جن میں سے بہت ہی کم لوگ تھے جو ہندوستان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی متوسط درجے کے کہلاسکیں جمع ہوئے تھے۔اس ارادے سے اور اس نیت سے کہ...... جھنڈا جسے دشمن سرنگوں کرنے کی کوشش کررہا ہے وہ اس جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دیں گے بلکہ اسے پکڑ کر سیدھا رکھیں گے اور اپنے آپ کو فنا کردیں گے مگر اسے نیچا نہیں ہونے دیں گے۔اس ایک ارب پچیس کروڑ آدمیوں کے سمندر کے مقابلے کے لئے دو اڑھائی سو کمزور آدمی اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے آئے تھے۔(اس وقت 96-1895ء میں)...... ان کے چہرے بتارہے تھے کہ وہ انسان نہیں بلکہ زندہ موتیں ہیں جو اپنے وجود سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور آپ کے دین کے قیام کے لئے ایک آخری جدوجہد کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔دیکھنے والے اُن پر ہنستے تھے۔دیکھنے والے ان پر تمسخر کرتے تھے اور حیران تھے کہ یہ لوگ کیا کام کریں گے۔(کہتے ہیں کہ) مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ ایک دری تھی یا دو دریاں۔بہرحال ان کے لئے اتنی ہی جگہ تھی جتنی اس سٹیج کی جگہ ہے۔میں نہیں کہہ سکتا کیوں مگر اتنا جانتا ہوں کہ وہ دری تین جگہ بدلی گئی (جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے)۔

حضرت یوسف کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں جب یوسف مصر کے بازار میں بکنے کے لئے آئے تو ایک بڑھیا بھی دو روئی کے گالے لے کر پہنچی۔(چھوٹے گولے لے کے) کہ شاید میں ہی ان گالوں سے یوسف کو خرید سکوں۔دنیا دار لوگ اس واقعہ کو سنتے ہیں اور ہنستے ہیں۔روحانی لوگ اسے سنتے ہیں اور روتے ہیں کیونکہ ان کے قلوب میں فوراً یہ جذبہ پیدا ہوجاتا ہے کہ جہاں کسی چیز کی قدر ہوتی ہے وہاں انسان دنیا کی ہنسی کی پرواہ نہیں کرتا۔مگر مَیں کہتا ہوں یوسف تو ایک انسان تھا اور اس وقت تک یوسف کی قابلیتیں ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔(چھوٹی عمر تھی) آخر اس کے بھائیوں نے نہایت ہی قلیل قیمت پر اسے فروخت کردیا تھا۔(یہ کہانی اگر سچی بھی مان لی جائے۔) ایسی حالت میں اگر بڑھیا کو یہ خیال آیا ہو کہ شاید روئی کے دو گالوں کے ذریعہ سے میں یوسف کو خرید سکوں تو یہ کوئی بعید بات نہیں۔خصوصاً جب ہم اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جس ملک سے یہ قافلہ آیا تھا وہاں روئی نہیں ہوا کرتی تھی اور وہ مصر سے ہی روئی لے جایا کرتے تھے تو پھر تو یہ کوئی بھی بعید بات معلوم نہیں ہوتی کہ روئی کی قیمت اس وقت بہت بڑھی ہوئی ہو اور وہ بڑھیا واقعہ میں یہ سمجھتی ہو کہ روئی سے یوسف کو خریدا جاسکتا ہے۔لیکن جس قیمت کو لے کر وہ لوگ جمع ہوئے تھے وہ یقیناً ایسی ہی قلیل تھی (یعنی کہ اس وقت یہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے گرد دو اڑھائی سو آدمی بیٹھے تھے۔جس قیمت کو لے کر یہ لوگ جمع ہوئے تھے وہ یقیناً ایسی ہی قلیل تھی) اور یہ یوسف کی خریداری کے واقعہ سے زیادہ نمایاں اور زیادہ واضح مثال اس عشق کی ہے۔وہ اصل چیز کیا ہے؟ یہ عشق ہے۔) جو انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔(وہ بڑھیا تو یہ سمجھی تھی کہ اس کی یہی 'میری قیمت' کافی ہے۔لیکن یہاں ایک اور قیمت لگ رہی ہے جو عشق کی قیمت ہے جو عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے اور پھر یہ عشق) انسان سے ایسی ایسی قربانیاں کراتا ہے جن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔وہ دو یا اڑھائی سو آدمی جو جمع ہوا ان کے دل سے نکلے ہوئے خون نے خدا تعالیٰ کے عرش کے سامنے فریاد کی۔بیشک ان میں سے بہتوں کے ماں باپ زندہ ہوں گے، بیشک وہ خود اس وقت ماں باپ یا دادے ہوں گے مگر جب دنیا نے ان پر ہنسی کی، جب دنیا نے انہیں چھوڑ دیا، جب اپنوں اور پرایوں نے انہیں الگ کردیا اور کہا کہ جاؤ اے مجنونو! ہم سے دُور ہوجاؤ۔(جب انہوں نے احمدیت قبول کی تو ان کے باوجود بڑے ہونے کے، باپ ہونے کے، دادا ہونے کے، بچے ہونے کے، لوگوں نے ان کو گھروں سے نکال دیا کہ ہم سے دُور ہوجاؤ) تو وہ باوجود بڑے ہونے کے یتیم ہوگئے۔کیونکہ یتیم ہم اسے ہی کہتے ہیں جو لاوارث ہو اور جس کا کوئی سہارا نہ ہو۔پس جب دنیا نے انہیں الگ کردیا تو وہ یتیم ہوگئے اور خدا کے اس وعدے کے مطابق کہ یتیم کی آہ عرش کو ہلا دیتی ہے جب وہ قادیان میں جمع ہوئے اور سب یتیموں نے مل کر آہ وزاری کی تو اس آہ کے نتیجہ میں وہ پیدا ہوا جو آج تم اس میدان میں دیکھ رہے ہو۔"

یعنی اس وقت جو لوگ جلسے میں جمع تھے اور وسیع میدان تھا۔قادیان تھا۔پس اس وقت حضرت مصلح موعود نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے چند ہزار لوگوں کو کہا تھا کہ ان دو اڑھائی سو لوگوں کی آہوں کا نتیجہ تم دیکھ رہے ہو۔یعنی کہ اس میدان میں ان دو اڑھائی سو لوگوں کی آہیں تھیں جس کا نتیجہ تم یہ دیکھ رہے ہو کہ اسی میدان میں قادیان میں تم بیٹھے ہوئے ہو۔

آج جیسا کہ میں نے بتایا کہ قادیان کی جلسہ گاہ اور بھی وسیع ہوچکی ہے۔مَیں جلسہ میں شامل ہونے والے مرد وعورتیں جتنے بھی لوگ ہیں، ان سے کہتا ہوں کہ ایک وسیع میدان جس میں تمام سہولتیں بھی میسر ہیں جہاں ایک زبان کی بجائے (اس زمانے میں تو ایک زبان میں حضرت مصلح موعود تقریر فرمارہے تھے اب وہاں ایک کے بجائے) کئی زبانوں میں آوازیں پہنچائی جارہی ہیں۔اس وقت خطبہ بھی وہاں بیٹھ کر سن رہے ہیں۔سات آٹھ زبانوں میں ان کو خطبہ کا ترجمہ بھی پہنچ رہا ہے۔جہاں اس وقت مختلف قوموں کے لوگ بیٹھے ہیں، جہاں پاکستان سے آئے ہوئے اپنے حقوق سے محروم لوگ بھی بیٹھے ہیں۔یہ سب لوگ اپنے آپ میں وہ ایمان اور اخلاص پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں، ایک جذبہ پیدا کریں جو اُن دو سو لوگوں میں تھا جس کی مثال حضرت مصلح موعود نے دی ہے۔اسی طرح آسٹریلیا میں جیسا کہ مَیں نے کہا جلسہ ہورہا ہے۔امریکہ کے ویسٹ کوسٹ کا جلسہ ہورہا ہے۔ہر جگہ اگر اس نیت سے آپ جمع ہوئے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا ہے تو جس طرح وہ دو اڑھائی سو لوگ اڑھائی سو گٹھلیاں یا بیج بن گئے تھے جن سے پھل دار درخت پیدا ہوئے اور قادیان کی وسعت اور میدان اور ان بزرگوں کی نسلیں اور امریکہ میں جماعت اور اس کی وسعت اور آسٹریلیا میں جماعت اور اس کی وسعت کے نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔آسٹریلیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماشاء اللہ نئی نئی جگہیں خریدی جارہی ہیں۔ان کی خوبصورتی اگر بڑھانی ہے تو پھر اپنی ایمانی کیفیت میں اضافے سے بڑھائیں ورنہ صرف جلسہ کے لئے جمع ہونا کافی نہیں ہے۔اگر ان دو اڑھائی سو بیجوں یا گٹھلیوں نے اپنے اثر دکھائے تو آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے اپنے ایمان میں بڑھیں اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہمارا غلبہ ہے۔(-) اُس وقت تو ایک ارب کچھ کروڑ کی

بات تھی آج دنیا کی آبادی سات ارب سے زیادہ ہے۔سات ارب تیس کروڑ کہا جاتا ہے۔اور ہماری تعداد ابھی بھی دنیا کی آبادی کے مقابلے میں اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہت معمولی ہے۔لیکن ہم نے کام وہی کرنے ہیں جو ہمارے آباؤ اجداد نے کئے۔ پس اس بات کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ہمارا مقصد بہت بڑا ہے اسے ہم نے حاصل کرنا ہے اور یہ تمام لوگ جو قادیان میں جلسہ میں شامل ہوئے ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔

حضرت مصلح موعود اس بات کا ذکر فرماتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود کے ایسے نشان ہزاروں ہیں اور شہادتیں بے اندازہ ہیں جو اپنی خوبصورتی دکھاتی ہیں۔ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کا ایک الہام ہے کہ (-)۔یعنی اور دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور دُور دُور سے تیرے پاس تحائف لائے جائیں گے اور ایسے ایسے سامان کئے جائیں گے جن سے مہمان نوازی کی جائے اور اس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ وہ راستے گھس جائیں گے جن راستوں سے وہ آئیں گے۔فرماتے ہیں کہ یہ نشان ایک عظیم الشان نشان ہے۔اس عظیم الشان نشان کی کس وقت خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی اس حالت کے دیکھنے والے اب بھی موجود ہیں۔(جب یہ الہام ہوا اس وقت کیا حالت تھی اس کے دیکھنے والے اب بھی موجود ہیں۔) کہتے ہیں میری عمر تو چھوٹی تھی لیکن وہ نظارہ اب بھی یاد ہے جہاں اب مدرسہ ہے وہاں ڈھاب ہوتی تھی اور میلے کے ڈھیر لگے ہوئے تھے (یعنی گند اور روڑی کے ڈھیر تھے) اور مدرسے کی جگہ لوگ دن کو نہیں جایا کرتے تھے کہ یہ آسیب زدہ جگہ ہے۔اوّل تو کوئی وہاں جاتا نہیں تھا اور اگر کوئی جاتا بھی تھا تو اکیلا کوئی نہیں جاتا تھا بلکہ دو تین مل کر جاتے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ یہاں جانے سے جن چڑھ جاتا ہے۔جن چڑھتا تھا یا نہیں۔بہرحال یہ ویران جگہ تھی اور یہ ظاہر ہے کہ ویران جگہوں کے متعلق ہی لوگوں کا خیال ایسا ہوتا ہے کہ وہاں جانے سے جن چڑھ جاتا ہے۔پھر یہ (کہتے ہیں) میرے تجربے سے تو باہر تھا لیکن بہت سے آدمی بیان کرتے ہیں کہ قادیان کی یہ حالت تھی کہ دو تین روپے کا آٹا بھی یہاں سے نہیں ملتا تھا۔آخر یہ گاؤں تھا۔زمیندارہ طرز کی یہاں رہائش تھی۔اپنی اپنی ضرورت کے لئے لوگ خود ہی گندم پیس لیا کرتے تھے۔کہتے ہیں یہ تو ہمیں بھی یاد ہے کہ ہمیں جب کسی چیز کی ضرورت پڑتی تو حضرت مسیح موعود کسی آدمی کو لاہور یا امرتسر بھیج کر وہ چیز منگواتے تھے۔پھر آدمیوں کا یہ حال تھا کہ کوئی ادھر آتا نہ تھا۔برات وغیرہ پر کوئی مہمان اس گاؤں میں آجائے تو آجائے لیکن عام طور پر کوئی آتا جاتا نہ تھا۔مجھے وہ دن بھی یاد ہیں کہ میں چھوٹا سا تھا حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود) مجھے بھی ساتھ لے جاتے تھے۔مجھے یاد ہے کہ برسات کا موسم تھا۔ایک چھوٹے سے گڑھے میں پانی کھڑا تھا۔میں پھلانگ نہ سکا تو مجھے خود اٹھا کر آگے کیا گیا۔پھر کبھی شیخ حامد علی صاحب اور کبھی حضرت صاحب خود مجھے اٹھا لیتے۔اس وقت نہ تو مہمان تھا اور نہ یہ مکان تھے۔کوئی ترقی نہ تھی مگر ایک رنگ میں یہ بھی ترقی کا زمانہ تھا۔(اس زمانے میں ایسی ترقی کوئی نہیں تھی لیکن وہ بھی ترقی کا زمانہ تھا) چونکہ اس وقت حافظ حامد علی صاحب آچکے تھے۔اس سے بھی پہلے جبکہ قادیان میں کبھی حضرت مسیح موعود کو کوئی شخص نہ جانتا تھا خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا کہ تیرے پاس دُور دُور سے لوگ آئیں گے اور دُور دُور سے تحائف لائے جائیں گے۔اس وقت کی حالت کا اندازہ لگاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے اس وعدے کو ان الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اے وہ شخص جس کو کہ اس کے محلے کے لوگ بھی نہیں جانتے، جس کو کہ اس کے شہر سے باہر دوسرے شہروں کے انسان نہیں جانتے، جس کی گمنامی کی حالت سے لوگوں کو یہی خیال تھا کہ مرزا غلام قادر صاحب ہی اپنے باپ کے بیٹے ہیں (یعنی صرف ایک بیٹا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (میں تجھے یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو) میں تجھ جیسے شخص کو عزت دوں گا۔دنیا میں مشہور کروں گا۔عزت چل کر پاس آئے گی۔......جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو ہر چیز میں بھلائی نظر آتی ہے۔

پس جب حضرت مسیح موعود کی مخالفت ہوئی تو اس وقت آپ کو نظر آ رہا تھا کہ اب عزت اور زیادہ بڑھے گی اور بڑھتی چلی جائے گی اور آج ہم بھی قادیان کے یہ نظارے دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بیس پچیس ملکوں سے وہاں لوگ پہنچے ہوئے ہیں اور نئی سے نئی عمارتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بن رہی ہیں۔

پھر جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی کے حوالے سے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود وہی آخری جلسے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں کل سات سو آدمی تھے۔اب ایک ایک بلاک میں کئی کئی ہزار بیٹھا ہے۔(جلسے کے وقت آپ فرما رہے ہیں کہ کئی کئی ہزار لوگ ایک بلاک میں بیٹھے ہیں لیکن اُس وقت کل سات سو آدمی تھے) اس وقت آپ کی زندگی کا آخری سال تھا اور کُل سات سو آدمی جلسے پر آیا اور انتظام اتنا خراب ہوا۔(کُل سات سو آدمی مہمان تھا اور انتظام میں خرابی پیدا ہوگئی) کہ (بعضوں کو) رات کے تین بجے تک کھانا نہ مل سکا۔ اور آپ کو الہام ہوا کہ (-)۔کہ اے نبی بھوکے اور پریشان حال کو کھانا کھلاؤ۔چنانچہ صبح معلوم ہوا کہ مہمان تین بجے رات تک لنگر خانے کے سامنے کھڑے رہے اور ان کو کھانا نہیں ملا۔پھر آپ نے نئے سرے سے فرمایا کہ دیگیں چڑھاؤ اور ان کو کھانا کھلاؤ۔تو دیکھو سات سو آدمیوں کی یہ حالت ہوئی مگر ان سات سو آدمیوں کا یہ حال تھا کہ جب آپ سیر کے لئے نکلتے تو سات سو آدمی ساتھ تھا۔ہجوم بہت تھا۔ آنے والے بیچاروں نے کبھی یہ نظارہ تو دیکھا نہ تھا۔ باہر تو دو سو آدمی بھی لوگوں کو کسی روحانی بزرگ کے گرد جاتا ہوا نظر نہ آتا تھا۔میلوں میں بیشک جاتے ہوں گے لیکن روحانی نظاروں میں نہیں جاتے۔ (فرماتے ہیں کہ) اس لئے ان کے لئے عجیب چیز تھی۔ یہ لوگ دھکے کھا رہے تھے۔حضرت صاحب ایک قدم چلتے تو ٹھوکر کھا کر آپ کے پیر سے جوتی نکل جاتی۔ (لوگوں کا اژدہام تھا) پھر کوئی احمدی ٹھہرا لیتا کہ حضور جوتی پہن لیجئے اور آپ کے پیر میں جوتی ڈال دیتا۔پھر آپ چلتے تو پھر کسی کا ٹُھڈّا لگتا اور جوتی پرے جا پڑتی۔پھر وہ کہتا حضور ٹھہر جائیں جوتی پہنا دوں تو اس طرح ہو رہا تھا۔اس وقت سیر پہ جاتے ہوئے یہ حالت تھی۔لوگ ساتھ تھے۔ایک زمیندار دوست نے (جو مخلص احمدی تھا) دوسرے زمیندار دوست سے جو احمدی تھا پنجابی میں کہا کہ ''اوتُوں مسیح موعود دا دست پنجہ لے لیا''۔ یعنی کیا تو نے حضرت مسیح موعود سے مصافحہ کر لیا ہے؟ وہ کہنے لگا ''ایتھے دست پنجہ لین دا کیہڑا اویلا اے۔ نیڑے کوئی نئیں ہون دیندا''۔یعنی اتنے لوگ ہیں کہ نزدیک بھی کوئی نہیں آنے دیتا مصافحہ کرنے کا موقع ہی کوئی نہیں یہاں تو کوئی قریب بھی نہیں آنے دیتا۔اس پر وہ جو عاشق زمیندار تھا وہ اس کو دیکھ کر کہنے لگا کہ تجھے یہ موقع پھر کب نصیب ہوگا۔بیشک تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں پھر بھی لوگوں کے درمیان میں سے گزر جا اور مصافحہ کر آ۔تو کجا وہ وقت ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور کجا یہ وقت ہے کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ہزاروں لوگ ہیں۔

(ماخوذ از الفضل 17 مارچ 1957ء صفحہ 3-4 جلد 46/11 نمبر 66)

پس ایک وقت میں سات سو آدمی کے کھانے کا انتظام بھی مشکل ہو گیا تھا۔حضرت مسیح موعود نے خود کھڑے ہو کر انتظام کروایا۔مصافحہ کا کرنا مشکل سمجھا جاتا تھا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا یہ نظارہ ہے کہ مختلف قوموں کے ہزاروں لوگ قادیان میں جمع ہیں اور ان کے کھانے بھی پک رہے ہیں اور ان کے مزاج کے مطابق مہمان نوازی بھی ہو رہی ہے اور باقی دنیا کے جلسوں میں بھی اسی طرح ہو رہا ہے۔

پھر اس جلسہ کے وقت حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اب بہت وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ جماعت بہت بڑھ گئی ہے۔لگتا ہے اب ہمارا کام ختم ہو گیا۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود کی زندگی کے آخری سال قادیان میں جلسہ سالانہ پر جتنے لوگ جمع ہوئے وہ مجھے یاد ہے۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔حضرت مسیح موعود اس وقت بار بار فرماتے تھے کہ خدا نے ہمیں جس کام کے لئے دنیا میں بھیجا تھا وہ ہو گیا ہے اور اب اتنی بڑی جماعت پیدا ہو گئی ہے اور اتنی کثرت سے لوگ ایمان لے آئے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقصد جو اس دنیا میں آنے کا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔اب کجا وہ دن تھا کہ جلسہ سالانہ پر اس قدر اژدہام کو عظیم الشان اژدہام سمجھا جاتا تھا اور کجا یہ وقت ہے (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) کہ لاہور شہر میں ہی ہماری ایک جمعہ کی نماز میں اس کے قریب قریب

آدمی جمع ہو جاتے ہیں بلکہ اب تو ہزاروں لوگ (بیوت) میں جمع ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی ایک دفعہ بتا چکا ہوں کہ ہزاروں لوگ یہاں لندن میں اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی تائید کا ایک عظیم الشان نشان ہے اور جن جماعتوں کے ساتھ اس کی نصرت ہوتی ہے وہ اس طرح بڑھتی چلی جاتی ہے اور دشمن کی نگاہوں میں پھر کانٹوں کی طرح کھٹکنے بھی لگ جاتی ہیں۔ دشمن دشمنی میں بھی بڑھتے ہیں، حسد میں بڑھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر پورا ہوئے بغیر نہیں رہتی اور باوجود دشمنوں کی حاسدانہ نگاہوں کے وہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اسے دنیا میں ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ چیز اپنی ذات میں ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا موجب ہے۔''

لیکن ساتھ ہی ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ ہمیں ان مقاصد کی طرف توجہ دلاتی ہے جس کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔

اور پھر یہ دیکھیں کہ برصغیر ہندوستان اور پاکستان میں ہی نہیں آج دنیا کے دوسو سے اوپر ممالک میں جماعت بڑھ رہی ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ حاسدوں کے حسد کے باوجود بھی اسی طرح بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ دشمنیاں پہلے تو ہندوستان یا پاکستان میں تھیں۔ انڈونیشیا کی دشمنی کا بھی ہم نے ذکر سنا تھا۔

اب دو دن پہلے قرغیزستان میں بھی ہمارے ایک مقامی قرغیز احمدی کو شہید کر دیا گیا۔(-) انشاء اللہ آج ان کا نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ اسی طرح آج ابھی کچھ دیر پہلے بنگلہ دیش میں جمعہ ہو رہا تھا تو وہاں کے ایک شہر میں جمعہ کے وقت ہماری (بیت) میں بھی ایک دھماکہ ہوا۔ غالباً خودکش دھماکہ ہی لگتا ہے۔ کچھ احمدی زخمی ہوئے ہیں۔ بہرحال ابھی مکمل رپورٹ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ان زخمیوں کو بھی محفوظ رکھے اور جان لیوا زخم نہ ہوں اور جلد ان سب کو صحت عطا فرمائے۔ بہرحال یہ حسد اور مخالفت احمدیت کی ترقی دیکھ کر بڑھتی چلی جا رہی ہے اور دنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہے اور یہ بڑھے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ اس نے ہی غالب آنا ہے(-)۔ جماعت ترقی کر رہی ہے اور (-) کرتی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے جو ذو معنی ہے۔ ہم اس کے کوئی خاص معنی نہیں کر سکتے اور نہ ہمیں پتا ہے کہ وہ کب اور کس طرح پورا ہو گا اور وہ الہام ہے کہ ''لنگر اٹھا دو''۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس لنگر سے اگر کشتیوں والا لنگر مراد لیا جائے (یعنی کشتی میں جب لنگر ڈالا جاتا ہے پانی میں کھڑا کرنے کے لئے) تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ باہر نکل جاؤ اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو ہر جگہ پھیلاؤ۔ اور اگر لنگر سے ظاہری لنگر خانہ مراد لیا جائے تو پھر اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آنے والوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب لنگر خانے کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے لنگر اٹھا دو اور لوگوں سے کہو کہ وہ اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کر لیں۔ ان دونوں مفہوم میں سے ہم کسی مفہوم کو بھی متعین نہیں کر سکتے اور نہ وقت متعین کر سکتے ہیں کہ کب ایسا واقعہ ہو گا۔ بہرحال جب تک مہمانوں کو ٹھہرانا انسانی طاقت میں ہے اس وقت تک ہمیں یہی ہدایت ہے کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کہ تم اپنے مکان بڑھاتے جاؤ اور مہمانوں کے لئے گنجائش نکالو۔

پس اس کے لئے کم از کم قادیان میں اور جہاں جہاں دوسری جماعتیں بھی یہ کر سکتی ہیں وہاں رہائش کے لئے عارضی اور مستقل انتظام کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ کے تحت قادیان میں اپنی مکانیت میں بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے اور نئے نئے گیسٹ ہاؤس اور جگہیں بن گئی ہیں اور مہمانوں کو جس حد تک سہولت ہو سکتی ہے مہیا کی جاتی ہے لیکن بہرحال گھر والی سہولت تو نہیں۔ اس لئے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ جتنی سہولت دی گئی ہے اس کے اندر رہتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے جلسے پر آنے کا جو اصل مقصد ہے اس کو پورا کریں اور صرف مہمان نوازی یا رہائش کی سہولتوں کی طرف نہ دیکھیں۔

حضرت مسیح موعود کے ایک اور الہام اور خواہش کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جماعت کے وہ تمام دوست جن کا جلسے پر آنا ممکن ہو وہ جمع ہوا کریں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سننے یا سنانے میں شامل ہوا کریں جو ان دنوں یہاں کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ابھی تک ہمارے ملک میں وسائل سفر اتنے آسان نہیں جتنے کے یورپ میں آسان ہیں اور ہندوستان کے باہر تو کئی ممالک میں ان وسائل میں اَور بھی کمی ہے جیسے کہ افغانستان ہے یا ایران ہے یا ہندوستان کے باہر کے جزائر ہیں۔ پھر ابھی تک ہماری جماعت میں ایسے لوگ شامل نہیں جو مالدار ہوں۔ (اُس زمانے کا ذکر کر رہے ہیں۔ ابھی بھی بہت زیادہ مالدار تو نہیں لیکن بہرحال اچھے صاحب حیثیت لوگ شامل ہوتے جا رہے ہیں۔) جو دور دراز ممالک سے جبکہ ہوائی جہازوں کی آمد و رفت نے سفر کو بہت حد تک آسان کر دیا ہے جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان پہنچ سکیں۔ لیکن اگر ایسے لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوں۔ (یہ حضرت مصلح موعود اپنے زمانے کا ذکر کر رہے ہیں) تو ان دُور دراز ممالک کے لوگوں کے لئے بھی جہاں ہر قسم کے وسائل سفر آسانی سے میسر آ سکتے ہیں یہاں پہنچنا کوئی مشکل نہیں رہتا اور زیادہ سے زیادہ ان کے لئے روپیہ کا سوال رہ جاتا ہے مگر ایسے لوگ ابھی ہماری جماعت میں بہت کم ہیں یا حقیقتاً بالکل نہیں۔

آج جب ہم دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بہت سارے ممالک میں سے لوگ وہاں قادیان پہنچتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا بیشتر حصہ اس وقت ہندوستان میں ہے (اور اب پاکستان اور ہندوستان ملا کے) اور اس میں سے بھی زیادہ تر مَردوں کی ایک تعداد ہے جو جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان پہنچ سکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ترقی کے شروع ہونے پر سست ہو جاتے ہیں۔ (یہ غور کرنے والی اصل چیز ہے۔) اور سمجھتے ہیں کہ اب جماعت بہت ہو گئی۔ ایسے لوگوں کو میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان پہنچنا ممکن ہے اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسایوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان آ جاتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے اور گو ان بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے ابھی واقفیت نہیں ہوتی مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں کہ ابا ہمیں قادیان کی سیر کے لئے لے چلو۔ اس طرح بچپن میں ہی ان کے قلوب میں احمدیت گھر کرنا شروع کر دیتی ہے اور آخر بڑے ہو کر وہ اپنی احمدیت کا شاندار نمونہ پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ پھر بچوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع ان پر بڑا اثر کرتا ہے۔ بچہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متاثر ہوتا ہے اور جلسہ سالانہ پر آ کر وہ نہ صرف ایک مذہبی مظاہرہ دیکھتا ہے بلکہ اپنی طبیعت کی جدت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلی پاتا ہے اور یہ اجتماع اس کے لئے دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے۔ (اب جو قادیان جا سکتے ہیں، afford کر سکتے ہیں، ان کو تو جانا چاہئے۔ لیکن جو اپنے ملکی جلسے ہیں ان میں بھی ضرور شامل ہونا چاہئے۔) فرمایا کہ غرض جو باپ جلسے پر آتے ہیں وہ اپنی اولاد کے دل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں اور کبھی نہ کبھی ان کے بچے کا اصرار بچے کو جلسہ سالانہ پر لانے کا محرک ہو جاتا ہے جس کے بعد دوسرا قدم وہ اٹھتا ہے جس کا میں نے ذکر کیا۔ پس ان ایام میں قادیان آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم ہے۔ (حضرت مسیح موعود کا جو حکم ہے کہ جلسے پر آؤ۔ وہ صرف اس کی نافرمانی نہیں کر رہے بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم کر رہے ہوں گے۔ ہندوستان کے احمدیوں کو خاص طور پر کوشش کر کے قادیان آنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ) حقیقت تو یہ ہے کہ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ہماری جماعت میں ابھی مالدار لوگ داخل نہیں ہوئے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جلدی سے جانے کے لئے جو وسائل سفر ہیں وہ اتنا خرچ چاہتے ہیں کہ بیرونی ممالک کے احمدیوں کے لئے ان ایام میں قادیان پہنچنا مشکل ہے۔ لیکن اگر کسی

زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے مالدار ہماری جماعت میں شامل ہو جائیں یا سفر کے جو اخراجات ہیں ان میں کچھ کمی ہو جائے اور ہر قسم کی سہولت لوگوں کو میسر آ جائے تو دنیا کے ہر گوشے سے لوگ اس موقع پر آئیں گے۔''

آج سے ساٹھ سال پہلے بڑا مشکل لگ رہا تھا کہ دنیا کے غیر ممالک سے لوگ قادیان نہیں آ سکتے لیکن آج جب ہم اس حوالے سے دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہے۔

بہرحال آپ کہتے ہیں کہ ''اگر کسی وقت امریکہ میں ہماری جماعت کے مالدار لوگ ہوں اور وہ آمدورفت کے لئے روپیہ خرچ کر سکیں تو حج کے علاوہ ان کے لئے یہ امر بھی ضروری ہو گا کہ وہ اپنی عمر میں ایک دو دفعہ قادیان بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر آئیں۔''......

آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں تو یہ یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن آنے والا ہے جبکہ دور دراز ممالک کے لوگ یہاں آئیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کا ایک رؤیا ہے جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ ہوا میں تیر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور مَیں ہوا پر تیر رہا ہوں......۔ (یہ آپ نے خواب دیکھی) اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جس طرح قادیان کے جلسے پر کبھی یکّے سڑکوں کو گھسا دیتے تھے اور پھر موٹریں چل چل کر سڑکوں میں گڑھے ڈال دیتی تھیں اور اب ریل سواریوں کو کھینچ کھینچ کر قادیان لاتی ہے۔ اسی طرح کسی زمانے میں جلسہ کے ایام میں تھوڑے تھوڑے وقفے پر یہ خبریں بھی ملا کریں گی کہ ابھی ابھی فلاں ملک سے اتنے ہوائی جہاز آئے ہیں۔ یہ باتیں دنیا کی نظروں میں عجیب ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نظر میں عجیب نہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ نظارے ہم کثرت سے دیکھ رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا دنیا کے بیس پچیس ممالک کے لوگ اس وقت ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہی وہاں قادیان جلسے پر گئے ہوئے ہیں اور بعض ایسے ملکوں کے مقامی لوگ ہیں جن کا کبھی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ وہاں پہنچیں گے۔ اور یہ بھی بعید نہیں کہ کسی وقت چارٹرڈ فلائٹس چلا کریں اور قادیان کے جلسے میں لوگ شامل ہوا کریں۔......

ایک نصیحت ہے جو جلسہ پر شامل ہونے والوں کے لئے بڑی قابل غور ہے۔ قادیان میں لوگ بیٹھے سن رہے ہیں اور باقی جگہوں پر بھی سن رہے ہیں۔ آپ (مصلح موعود) فرما رہے ہیں خدا تعالیٰ کے اس شکر کے بعد میں ان تمام دوستوں کو جو یہاں جمع ہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ہر اس چیز کے ساتھ جو خوشی کا موجب ہوتی ہے تکلیف بھی ہوتی ہے اور جہاں پھول پائے جاتے ہیں وہاں خار بھی ہوتے ہیں۔ (کانٹے بھی ہوتے ہیں۔) اس طرح ترقی کے ساتھ حسد اور بغض اور اقبال کے ساتھ زوال لگا ہوا ہے۔ غرض ہر چیز جو اچھی اور اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے اس کے حاصل کرنے کے راستے میں کچھ مخالف طاقتیں بھی ہوا کرتی ہیں۔ (جیسا کہ پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں۔) اور اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک اس بات کا مستحق ہی نہیں کہ اسے کامیابی حاصل ہو جب تک وہ مصائب اور تکالیف کو برداشت نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کو بھی کچھ نہ کچھ تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ کبھی تو ان پر ایسے ایسے ابتلاء آتے ہیں کہ کمزور اور کچے ایمانوں والے لوگ مرتد ہو جاتے ہیں اور کبھی چھوٹی چھوٹی تکالیف پیش آتی ہیں مگر بعض کمزور ایمان والے ان سے بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے (پہلے بھی ایک دفعہ مَیں اس بات کا ذکر کر چکا ہوں۔) قادیان میں ایک دفعہ پشاور سے ایک مہمان آیا۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد (بیت) میں بیٹھتے تھے اور مہمان آپ سے ملتے تھے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ نبیوں سے ان کے متبعین کو خاص محبت اور اخلاص ہوتا ہے اور انہیں نبی کو دیکھ کر اور کچھ نظر ہی نہیں آتا اور وہ کسی اور بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ جیسا کہ ہمارے مفتی محمد صادق صاحب کی ایک روایت ہے کہ جلسہ کے ایام میں ایک دفعہ جب حضرت صاحب باہر نکلے تو آپ کے گرد بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ اس ہجوم میں ایک شخص نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا اور وہاں سے باہر نکل کے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ تم نے مصافحہ کیا ہے یا نہیں؟ (جو کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔) اتنی بھیڑ میں کہاں جگہ مل سکتی ہے۔ اس نے کہا جس طرح ہو سکے مصافحہ کرو خواہ تمہارے بدن کی ہڈی ہڈی کیوں نہ جدا ہو جائے۔ یہ موقعے روز روز نہیں ملا کرتے۔ چنانچہ وہ گیا اور مصافحہ کر آیا۔ غرض نبی کو دیکھ کر انسان کے دل میں ایک خاص قسم کا جوش موجزن ہوتا ہے اور وہ جوش اتنا وسیع ہوتا ہے کہ نبی کے خدمتگاروں کو دیکھ کر بھی ابل پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود نماز کے بعد (بیت) میں بیٹھتے تو لوگ آپ کے قریب بیٹھنے کے لئے دوڑتے گو اس وقت تھوڑے ہی لوگ ہوتے تھے تا ہم ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میں سب سے قریب بیٹھوں۔ ایک شخص کے مقدر میں چونکہ ابتلاء تھا اس لئے اسے خیال نہ آیا کہ میں کس شخص کی مجلس میں آیا ہوں۔ یہ دوست پشاور سے آیا ہوا تھا۔ اس نے سنتیں پڑھنی شروع کر دیں اور اتنی لمبی کر دیں کہ پہلے تو کچھ عرصہ لوگ اس کا انتظار کرتے رہے مگر جب انتظار کرنے والوں نے دیکھا کہ دوسرے لوگ ہم سے آگے بڑھتے جاتے ہیں اور قریب کی جگہ حاصل کر رہے ہیں تو وہ بھی جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت صاحب کے پاس جا بیٹھے مگر ان کے جلدی کے ساتھ گزرنے سے کسی کی کہنی اُسے لگی جو سنتیں پڑھ رہا تھا۔ اس پر وہ سخت ناراض ہو کر کہنے لگا کہ اچھا نبی اور مسیح موعود ہے کہ اس کی مجلس کے لوگ نماز پڑھنے والوں کو ٹھوکریں مارتے ہیں۔ وہ اتنی بات پر مرتد ہو کر وہاں سے چلا گیا۔ گویا جو چیز ایمان کی ترقی کا باعث ہے اور ہو سکتی ہے وہ اس کے لئے ٹھوکر کا موجب بن گئی اور اس کی مثال اس جماعت کی سی ہو گئی جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب روشنی آئے تو ان کا نور جاتا رہتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ قادیان آنے والوں کو مَیں نصیحت کرتا ہوں، جلسے پر آنے والوں کو مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ کثرت ہجوم اور کام کرنے والوں کی قلّت کی وجہ سے اگر آپ کو کوئی تکلیفیں پہنچیں تو پریشان نہ ہو جائیں، ٹھوکر نہ کھا جائیں۔ اس نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ چاہے یہاں جلسہ ہو یا کہیں اور ہو رہے ہوں۔

بہرحال مہمان نوازی کرنے والے اپنی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہر طرح مہمان نوازی کی جائے لیکن پھر بھی کمیاں رہ جاتی ہیں تو جیسا کہ میں نے کہا آج بھی قادیان آنے والے یا کہیں بھی جلسے پر جانے والے یاد رکھیں کہ انتظامی لحاظ سے بعض تکلیفیں اگر پہنچیں تو خوشی سے برداشت کر لیں اور اس کو اپنے ایمان کی ٹھوکر کا باعث نہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ قادیان کے جلسہ کے بھی اور باقی جلسوں کے بھی یہ تمام دن اپنے فضلوں اور برکتوں سے گزارے اور ان کا اختتام فرمائے اور ہر جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنے والا ہو اور سب شاملین حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بھی بنیں اور خود بھی ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ روس میں قرغیزستان میں جو پہلے روس کی ریاست تھی وہاں ایک ہمارے احمدی کو شہید کر دیا گیا ہے جن کا نام یونس عبدل جلیلوف ہے۔ 22 دسمبر کو 8:50 منٹ پر قرغیزستان کے مغرب میں واقع گاؤں ہے کاشغر کشتاک یہاں دو افراد نے فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں موصوف شہید ہو گئے (-)۔ اپنے گھر کے باہر یونس صاحب ایک ہمسائے کے ساتھ کھڑے تھے کہ دو افراد کار میں آئے اور انہوں نے یونس صاحب پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ بارہ گولیاں چلائیں جن میں سے سات گولیاں یونس صاحب کے جسم سے آر پار ہو گئیں۔ دو گولیاں جسم میں رہ گئیں۔ حملہ آوروں نے یونس صاحب کے ساتھ کھڑے ان کے ہمسائے پر فائرنگ نہیں کی۔ صرف یونس صاحب کو نشانہ بنا کر بھاگ گئے۔ بہرحال ان کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہاں ان کی وفات ہو گئی۔ ان کے والد اور بھائی غیر (از جماعت) ہیں۔ ان کے رشتہ داروں نے اپنے کسی جاننے والے مولوی سے ہی جنازہ پڑھایا۔ اس وقت احمدی پہنچ نہیں سکے تھے۔ اس (مولوی) نے یہ بھی کہا کہ یہ موت نہایت ظالمانہ طریق پر ہوئی ہے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس طرح کسی بندے کو قتل کرنا اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بعد میں احمدی پہنچے تو نماز جنازہ غائب وہاں پر ان کے گھر میں ہی ادا کی گئی۔ کیونکہ کچھ نہ کچھ مخالفت تو تھی۔ اس لئے یہ بھی خطرہ تھا کہ ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے مولوی

شور مچائیں گے اور قبرستان میں تدفین نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن اللہ کے فضل سے امن وامان سے تدفین بھی ہوگئی۔ اب وہاں کی جو کرائم انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ ہے وہ پولیس اہلکار آئے اور جماعت کے بعض افراد کو اپنے دفتر لے گئے۔ وہاں ان کو مکمل طور پر معلومات دی گئیں۔ جماعت احمدیہ (-) کے بارے میں بتایا گیا۔ یہ سن کے وہ لوگ بہت حیران ہوئے۔ کہنے لگے کہ ہم نے تو آپ لوگوں کے بارے میں کچھ اور ہی سن رکھا ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ جو کچھ ہو سکا ہم انشاءاللہ اس حقیقت کو سامنے لانے کے لئے کریں گے اور پھر پولیس نے کوشش بھی کی اور بعد میں کچھ دیر کے بعد دو قاتلوں کو انہوں نے پکڑ بھی لیا اور ان کا بھی یہی خیال تھا کہ اس کے بھی ڈانڈے سیریا کے لوگوں سے جا کے ملتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک آدمی جو یہاں سے سیریا گیا ہوا ہے وہ وہاں سے آیا تھا اس نے بتایا کہ وہاں چار احمدی افراد ہیں جن کو تم نے قتل کرنا ہے۔ پہلے ایک احمدی پر ایک حملہ ہوا تھا۔ چاقوؤں سے اس پہ وار کئے گئے تھے اور سلاخوں سے مارا گیا۔ ان کی ہڈیاں بھی ٹوٹیں۔ زخمی بھی ہوئے۔ تقریباً مردہ چھوڑ کر چلے گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ یہ دو تین مہینے یا چھ مہینے پہلے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت دی اور اب وہ ٹھیک ہیں لیکن یہاں ان کو شہید کرنے پر کامیاب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ بہرحال پولیس اور بھی پکڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اللہ کرے کہ سارے اپنے کیفر کردار تک پہنچیں۔

مقامی احمدیوں کا جو ردّعمل ہے انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے کہ یونس صاحب کے اس طرح ظالمانہ طور پر قتل کئے جانے پر کاشغر کِشتاک جماعت کے افراد غمگین بھی ہیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں کسی چیز کا خوف نہیں ہے۔ ہم اس شہادت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد کے پیغام کو پھیلاتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مضبوط ایمان کے لوگ ہیں۔

یونس عبدل جلیلوف (Yunusjan Abdujalilov) صاحب 1978ء میں پیدا ہوئے تھے۔ 2008ء میں انہوں نے بیعت کی تھی اور ابتدائی احمدیوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کے رشتہ داروں کی طرف سے بڑی مخالفت بھی ہوئی لیکن یہ عہد بیعت پر قائم رہے۔ کہتے ہیں بیعت کے بعد ان میں بڑی غیر معمولی روحانی تبدیلی آئی۔ ہر وقت دینی علوم کی تلاش میں رہتے تھے۔ اس حوالے سے (مربیان) کے ساتھ بھی ہر وقت رابطے میں رہتے تھے اور جب بھی دین کی کوئی نئی بات سیکھتے تو بہت خوش ہوتے۔ پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند تھے۔ شہادت کے وقت اپنی جماعت کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ جماعت کے بڑے ایکٹو (active) ممبر تھے۔ اپنے پیچھے انہوں نے اہلیہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی 9 سال کی۔ دوسری بیٹی چھ سال کی۔ تیسری تین سال کی اور سب سے چھوٹا بیٹا تین ماہ کا ہے۔ ہمارے (مربی) جو وہاں رہ چکے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ یونس صاحب اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ پھر بعد میں آپ کی اہلیہ نے بھی بیعت کر لی تھی۔ بہت ہی پیارے اور فدائی احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود اور خلافت سے عشق کا تعلق تھا۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے۔ بہت خوش مزاج ملنسار تھے۔ دین سیکھنے اور (دعوت الی اللہ) کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ان کی نمازوں میں خشوع وخضوع ہوتا تھا۔ قرغیزستان جماعت کی ترقی کے بارے میں اکثر سوچتے رہتے اور اس کے لئے بہت دعائیں بھی کرتے تھے۔ جماعتی نمائندگان اور (مربیان) کا بہت احترام کرتے تھے اور سب سے ان کا انتہائی پیار اور محبت کا سلوک تھا۔ بعض (مربیان) پہ جب قانونی مجبوریاں ہوئیں اور جانا پڑا تو یہ بڑے دکھی تھے کہ (مربیان) کو ملک چھوڑنا پڑا۔ پہلے رشیا تھا اب قرغیزستان تو رشیا کی زمین میں (-) احمدیت کی راہ میں اپنا خون پیش کرنے والے یہ پہلے شہید ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کے خون کا ہر قطرہ بے شمار نیک فطرت اور سعید روحوں کو جماعت میں شامل کرنے کا باعث بنے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کا بھی حافظ و ناصر ہو اور ان کے ایمان اور یقین میں ترقی دیتا چلا جائے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے ابھی نماز کے بعد ان کا نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا انشاءاللہ۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

علمی مقابلہ

(Spelling Contest)

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظامت امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 15 دسمبر 2015ء کو بعد نماز عشاء بمقام ایوان قدوس ہال Spelling Contest کے انعقاد کی توفیق ملی۔ مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم سے اس پروگرام کا آغاز ہوا، بعد ازاں مکرم روحان احمد صاحب ایڈیشنل ناظم امور طلباء نے مقابلہ کے قواعد پڑھ کر سنائے۔ مقابلہ کیلئے دو معیار بنائے گئے۔ معیار اول میں وہ تمام خدام شامل ہوئے جنہوں نے ایم اے یا بی ایس انگلش مکمل کر لیا ہے یا زیر تعلیم ہیں۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ کے طلباء اور فارغ التحصیل مربیان بھی اسی معیار میں شامل تھے۔ جبکہ معیار دوم میں پہلے معیار کے علاوہ باقی تمام خدام کو شامل کیا گیا۔ ہر دو معیار کا مقابلہ تین مراحل میں مکمل کروایا گیا۔ مقابلہ میں 135 خدام نے حصہ لیا۔ آخر پر محترم صدر مجلس نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے، نصائح کیں اور دعا کروائی۔ پروگرام کا دورانیہ اڑھائی گھنٹے رہا۔ پروگرام کے بعد عشائیہ پیش کیا گیا۔

ضرورت انسپکٹر تعلیم

۞ نظارت تعلیم کو اضلاع اور جماعتوں کے دورہ جات کیلئے انسپکٹر تعلیم کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت کے حامل مرد احباب درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

1۔ **تعلیمی قابلیت:** ایف اے (کم از کم 45% نمبرز)

2۔ **عمر:** 25-30 سال

3۔ کمپیوٹر پر کام جانتے ہوں۔

5۔ ربوہ میں رہائش ہونا ضروری ہے۔

خواہشمند مورخہ 10 فروری 2016ء سے قبل اپنی درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔

درخواست اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹس سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (نظارت تعلیم)

جلسہ یوم والدین

۞ مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ سانگلہ ہل تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 16 جنوری 2016ء کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم والدین کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم ناصر احمد گورایہ صاحب مربی ضلع نے تربیت اولاد اور مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نے نماز کی عادت بچپن سے ہی ضروری ہے کے عنوان پر تقاریر کیں۔ مکرم رفیع احمد طاہر صاحب امیر ضلع ننکانہ صاحب نے جلسہ کے اختتام پر دعا کروائی۔ کل حاضری 51 تھی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عدیل خرم صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری حمید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم علی پور چٹھہ حال مقیم رحمان کالونی ربوہ مورخہ 23 جنوری 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر 72 سال تھی۔ کچھ عرصہ ٹائیفائیڈ کے عارضہ میں مبتلا رہے۔ محترم والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز عصر کے بعد بیت مبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازی، ملنسار اور خوش اخلاق طبیعت کے مالک تھے۔ نیز خلافت سے بہت پختہ تعلق تھا۔ آپ محکمہ سندھ پولیس میں ملازم رہے۔ دوران ملازمت سندھ میں آپ کے ایک بیٹے مکرم مصور وحید انجم صاحب کو بعمر 13 سال شہید کر دیا گیا۔ 1990ء میں بعد ریٹائرمنٹ آپ ربوہ تشریف لے آئے اور ایک لمبا عرصہ بطور کارکن دارالضیافت میں خدمت بجالاتے رہے نیز محلّہ کی سطح پر بھی وقتاً فوقتاً جماعتی خدمت بجالاتے رہے۔ پسماندگان میں آپ نے چار بیٹے خاکسار، مکرم عامر سہیل اختر صاحب مربی سلسلہ، مکرم خالد حمید کاشف صاحب جرمنی، مکرم محمد آصف نوید صاحب ربوہ اور سات پوتے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

پانی کی اہمیت

ہمارے جسم کا 70 فیصد حصہ پانی پر محیط ہے۔ پانی کی مکمل مقدار سے جلد جھریوں اور جھائیوں سے محفوظ رہتی ہے۔ جدید دنیا میں ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے ہماری جلد متاثر ہوتی ہے، جسم اور چہرے کی جلد کو تروتازہ رکھنے کے لئے زیادہ پانی پینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ پانی پینے سے چہرے پر خاص قسم کی چمک آ جاتی ہے، جس سے جلد تازہ اور خوبصورت نظر آتی ہے، چہرے اور بالوں میں پانی پینے سے نمی برقرار رہنے میں مدد ملتی ہے، ماہرین روزانہ 10 سے 12 گلاس پانی پینا لازمی قرار دیتے ہیں۔ گردے کی بیماریوں میں پانی کا استعمال بہت ضروری ہے، پانی کا زیادہ استعمال جسم کی چربی گھٹانے میں بھی معاون ہے۔ پانی ہی ہمارے جسم سے ایسے فاسد مادوں کو نکالتا ہے، جو اگر ہمارے جسم میں رہ جائیں، تو زہر بھی بن سکتے ہیں۔ بھوک کو کنٹرول کرنے اور کیلوریز کو اعتدال میں رکھنے میں معاون ہوتا ہے، جس کے باعث آپ اپنے وزن کو کم بھی کر سکتے ہیں۔ (روزنامہ دنیا 16 نومبر 2015ء)

(بقیہ از صفحہ 1 سیدنا بلال فنڈ)

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔ اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(صدر سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 2 فروری

طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:45
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	19 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	6 سنٹی گریڈ
موسم خشک رہنے کا امکان ہے	

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 فروری 2016ء

7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو ناصرات
1:30 pm	سوال و جواب
3:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء (سندھی ترجمہ)

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

الحمید جدید ہومیو سٹور
جرمن فرانس ادویات اور دیگر سامان ہومیو پیتھی
سراج مارکیٹ بالمقابل عامر کلر لیب ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے | لائل پور۔ فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی :0412619421

We are Proud of our High quality products
ربوہ میں قلعہ کالروالہ کے مشہور خوشبودار سپر کرنل چاول کے واحد ہول سیل سپلائرز
نیز ہمارے ہاں اعلیٰ کوالٹی کائنات چاول وسیلا، ٹوٹا، ادھواڑ اور ایکسپورٹ کوالٹی سپر کرنل دستیاب ہے۔
مہربان رائس ٹریڈرز
راجیکی روڈ ربوہ نزد چوہدری پینٹ سٹور
03349896773,03209546124

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

گاڑی برائے فروخت
سوزوکی Cultus VXRI ماڈل 2008ء
پرل بلیک
رابطہ: 0334-9896773

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 300 4146148
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ونڈر سیزن، آکسفورڈ، بونیز، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
سیلز مین کی ضرورت ہے۔
047-6213961: ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم

Education Concern' Education Concern' Education Concern' Education Concern'

Want Study In Canada?
Get Admission in Canda's top LeaveleState Universities
Seminar Time & Venue :-
P.C Hotel-Lahore (Board Room-F) 8th Feb. Monday - 3pm to 7pm
EC Education Concern
Education Concern®
042-35177124 / 0302-8411770
67-C, Faisal Town, Lahore
www.educationconcern.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com